بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ   وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

Office Of The Sadr Majlis Ansarullah Bharat

دفتر صدر مجلس انصار اللہ بھارت

Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516 Dt.Gurdaspur (PUNJAB)

Ph: +91-01872-220186, Fax : +91-01872-224186, Mob. +91-9815016879, E-Mail : ansarullah@qadian.in

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے عظیم المرتبت بدری صحابی حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے اوصاف حمیدہ کا ایمان افروز تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 14/اگست 2020ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد (برطانیہ)

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: حضرت سعد بن ابی وقاص کا ذکر ہو رہا تھا اور انہی کے بارے میں آج بھی مزید کچھ باتیں ہیں۔ حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے خاص صحابہ میں سے تھے حضرت عمر نے انہیں اپنے زمانہ خلافت میں ایرانی فوج کے مقابلہ میں اسلامی فوج کا کمانڈر بنایا تھا۔ اتفاقاً انہیں ران پر ایک پھوڑا نکل آیا جو لمبے عرصہ تک چلتا چلا گیا۔ بہتیرا علاج کیا مگر کوئی فائدہ نہ ہوا۔ آخر انہوں نے خیال کیا کہ اگر میں چارپائی پر پڑا رہا اور فوج نے دیکھا کہ ان کا کمانڈر ساتھ نہیں ہے تو وہ بددل ہو جائے گی۔ چنانچہ انہوں نے ایک درخت پر عرشہ بنوایا، آپ اس عرشے میں آدمیوں کی مدد سے بیٹھ جاتے تھے تا مسلمان فوج انہیں دیکھتی رہے اور اسے خیال رہے کہ ان کا کمانڈر ان کے ساتھ ہے۔ انہی دنوں آپ کو اطلاع ملی کہ ایک عرب سردار نے شراب پی ہے تو آپ نے اسے قید کر دیا۔ بیشک اس میں کمزوری تھی کہ اس نے شراب پی لی لیکن وہ تھا بڑا بہادر اس کے اندر جوش پایا جاتا تھا۔ جنگ میں مسلمانوں کے نقصانات کا ذکر سن کر وہ کمرے میں اس طرح ٹہلنے لگ جاتا جیسے پنجرے میں شیر ٹہلتا ہے۔ ٹہلتے ٹہلتے وہ شعر پڑھتا جس کا مطلب یہ تھا کہ آج ہی موقع تھا کہ تو اسلام کو بچاتا اور اپنی بہادری کے جوہر دکھاتا مگر تو قید ہے۔ حضرت سعد کی بیوی بڑی بہادر عورت تھی، انہوں نے وہ شعر سن لئے اور اس قیدی کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ تجھے پتہ ہے کہ سعد نے تجھے قید کیا ہوا ہے اگر اسے پتہ لگ گیا کہ میں نے تجھے قید سے آزاد کر دیا ہے تو مجھے چھوڑے گا نہیں لیکن میرا جی چاہتا ہے کہ میں تجھے قید سے آزاد کر دوں تاکہ تو اپنی خواہش کے مطابق اسلام کے کام آ سکے۔ اس نے کہا اب جو لڑائی ہو مجھے چھوڑ دیا کریں میں وعدہ کرتا ہوں کہ لڑائی کے بعد فوراً واپس آ کر اس کمرے میں داخل ہو جایا کروں گا اس

عورت کے دل میں بھی اسلام کا درد تھا اور اس کی حفاظت کے لئے جوش پایا جاتا تھا۔ اس لئے اس نے اس شخص کو قید سے نکال دیا چنانچہ وہ لڑائی میں شامل ہوا اور ایسی بے جگری سے لڑا کہ اس کی بہادری کی وجہ سے اسلامی لشکر بجائے پیچھے ہٹنے کے آگے بڑھ گیا۔ سعد نے اسے پہچان لیا اور بعد میں کہا کہ آج کی لڑائی میں وہ شخص موجود تھا جسے میں نے شراب پینے کی وجہ سے قید کیا ہوا تھا گو اس نے چہرے پر نقاب ڈالی ہوئی تھی مگر میں اس کے حملے کے انداز اور قد کو پہچانتا ہوں میں اس شخص کو تلاش کروں گا جس نے اسے قید سے نکالا ہے اور اسے سخت سزا دوں گا۔ جب حضرت سعد نے یہ الفاظ کہے تو ان کی بیوی کو غصہ آ گیا اور اس نے کہا کہ تجھے شرم نہیں آتی کہ آپ تو درخت پر عرشہ بنا کر بیٹھا ہوا ہے اور اس شخص کو تو نے قید کیا ہوا ہے جو دشمن کی فوج میں بے دریغ گھس جاتا ہے اور اپنی جان کی پرواہ نہیں کرتا۔ میں نے اس شخص کو قید سے چھڑایا تھا تم جو چاہو کر لو۔

یہ واقعہ حضرت مصلح موعودؓ نے لجنہ کی ایک تقریر میں بیان فرمایا تھا اور فرمایا تھا کہ عورتوں نے اسلام میں بڑے بڑے کام کئے ہیں پس آج بھی احمدی عورتوں کو ان مثالوں کو سامنے رکھنا چاہئے۔

قادسیہ کو فتح کرنے کے بعد اسلامی لشکر نے بابل کو فتح کیا۔ پھر اسی جنگ میں مدائن بھی فتح ہوا اور آنحضرت ﷺ کی جنگ احزاب کے موقع پر کی گئی پیشگوئی پوری ہوئی۔

اس کے بعد حضرت سعد نے حضرت عمر کی خدمت میں مزید آگے بڑھنے کی اجازت چاہی جس پر حضرت عمر نے ان سے فرمایا کہ سر دست اسی پر اکتفا کرو اور مفتوحہ علاقے کے نظم و نسق کی طرف توجہ کی جائے چنانچہ حضرت سعد نے مدائن کو مرکز بنا کر نظم و نسق کو مستحکم کرنے کی کوشش شروع کی اور اس کام کو بخوبی نبھایا۔ رعایا کے آرام و آسائش کا انتظام کیا اور اپنے حسن تدبیر اور حسن عمل سے ثابت کیا کہ آپ کو اللہ نے جنگی صلاحیتوں کے ساتھ ساتھ انتظامی صلاحیتوں سے بھی بہرہ ور فرمایا ہے۔ مدائن کی آب و ہوا عربوں کی طبیعت کو موافق نہ آئی تو حضرت سعد نے حضرت عمر کی اجازت سے ایک نیا شہر بسایا جس میں مختلف عرب قبائل کو الگ الگ محلوں میں آباد کیا اور شہر کے درمیان ایک بڑی مسجد بنوائی جس میں چالیس ہزار نمازی ایک وقت میں نماز پڑھ سکتے تھے۔

23ھ ہجری میں جب حضرت عمر پر قاتلانہ حملہ ہوا تو حضرت عمر سے لوگوں نے عرض کی کہ آپ خلافت کے لئے کسی کو نامزد کریں۔ اس پر حضرت عمر نے انتخاب خلافت کے لئے ایک بورڈ مقرر کیا جس میں حضرت عثمان، حضرت علی، حضرت عبدالرحمن بن عوف، حضرت سعد بن ابی وقاص، حضرت زبیر بن عوام اور حضرت طلحہ بن عبیداللہ تھے۔ حضرت عمر نے فرمایا

ان میں سے کسی ایک کو چن لینا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اہل جنت قرار دیا ہے۔ پھر فرمایا کہ اگر خلافت سعد بن وقاص کو مل گئی تو وہی خلیفہ ہوں ورنہ جو بھی تم میں سے خلیفہ ہو وہ سعد سے مدد لیتا رہے۔

حضور انور نے فرمایا: حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں جب فتنوں کا آغاز ہوا تو ان کو فرو کرنے میں صحابہ کی مساعی جمیلہ کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ گو صحابہ کو اب حضرت عثمان کے پاس جمع ہونے کا موقع نہیں دیا جاتا تھا مگر پھر بھی وہ اپنے فرض سے غافل نہ تھے۔ مصلحت وقت کے ماتحت انہوں نے دو حصوں میں اپنا کام تقسیم کیا ہوا تھا جو سن رسیدہ بوڑھے تھے اور جن کا اخلاقی اثر عوام پر زیادہ تھا وہ تو اپنے اوقات کو لوگوں کو سمجھانے پر صرف کرتے تھے اور جو لوگ ایسا کوئی اثر نہ رکھتے تھے یا نوجوان تھے وہ حضرت عثمان کی حفاظت کی کوشش میں لگے رہتے تھے۔ اول الذکر جماعت میں حضرت علی اور حضرت سعد بن ابی وقاص فاتح فارس فتنہ کے کم کرنے میں سب سے زیادہ کوشاں تھے۔ حضرت عثمان کے بعد حضرت علی کی خلافت میں بھی حضرت سعد گوشہ نشین ہی رہے۔ ایک روایت کے مطابق جب حضرت علی اور امیر معاویہ کے درمیان اختلاف بڑھا تو امیر معاویہ نے تین صحابہ حضرت عبداللہ بن عمر، حضرت سعد بن ابی وقاص اور حضرت محمد بن مسلمہ کو اپنی مدد کے لئے خط لکھا اور ان کو لکھا کہ وہ حضرت علی کے خلاف ان کی مدد کریں۔ اس پر ان تینوں نے انکار کیا۔

ایک مرتبہ امیر معاویہ نے حضرت سعد سے پوچھا کہ حضرت علی کو برا کہنے سے آپ کو کس چیز نے منع کیا ہے؟ حضرت سعد نے فرمایا وہ تین باتیں جو رسول اللہ ﷺ نے ان کے بارے میں فرمائی ہیں اگر ان میں سے ایک بھی مجھے مل جاتی تو وہ میرے لئے سرخ اونٹوں سے بھی زیادہ محبوب ہوتی۔ ایک یہ کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی کو ایک غزوہ میں اپنے پیچھے چھوڑا اس پر حضرت علی نے آپ سے عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ آپ مجھے عورتوں اور بچوں میں چھوڑ رہے ہیں اس پر حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا تو اس بات پر خوش نہیں کہ تیرا میرے ساتھ ویسا ہی تعلق ہے جیسا کہ ہارون کا موسیٰ کے ساتھ تھا صرف اس فرق کے ساتھ کہ میرے بعد تجھے نبوت کا مقام حاصل نہیں ہے۔ دوسری بات یہ کہی کہ غزوہ خیبر کے موقع پر رسول اللہ ﷺ نے ایک مرتبہ فرمایا کہ میں ایسے شخص کو اسلامی جھنڈا عطا کروں گا جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہے اور اللہ اور اس کا رسول اس سے محبت رکھتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اسلامی جھنڈا دیا اور اللہ نے اس روز مسلمانوں کو فتح عطا فرمائی۔ پھر تیسری بات یہ انہوں نے بیان کی کہ جب آیت فَقُلۡ تَعَالَوۡا نَدۡعُ اَبۡنَآءَنَا وَاَبۡنَآءَکُمۡ وَنِسَآءَنَا وَنِسَآءَکُمۡ کہ تو کہہ دے

کہ آ ؤ ہم اپنے بیٹوں کو بلائیں اور تم اپنے بیٹوں کو ہم اپنی عورتوں کو بلائیں اور تم اپنی عورتوں کو۔ نازل ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی حضرت فاطمہ اور حضرت حسن اور حضرت حسین کو بلایا اور فرمایا کہ اے اللہ یہ میرا اہل وعیال ہے۔

حضرت سعد بن ابی وقاص کے بیٹے مصعب بن سعد بیان کرتے ہیں کہ میرے والد کی وفات آیا تو ان کا سر میری گود میں تھا میری آنکھوں میں آنسو بھر آئے انہوں نے مجھے دیکھا اور مجھ سے کہا کہ اے میرے پیارے بیٹے تجھے کیا چیز رلاتی ہے میں نے عرض کیا آپ کی وفات کا غم اور اس بات کا غم کہ میں آپ کے بعد آپ کا بدل کسی کو نہیں دیکھتا۔ اس پر حضرت سعد نے فرمایا مجھ پر مت رو اللہ مجھے کبھی عذاب نہیں دے گا اور میں جنتیوں میں سے ہوں۔ حضرت سعد بن ابی وقاص نے 55 ہجری میں وفات پائی۔ وفات کے وقت آپ کی عمر ستر برس سے کچھ زیادہ تھی۔ آپ کا جنازہ مروان بن حکم نے پڑھا جو اس وقت مدینہ کا حکمران تھا۔ آپ کی نماز جنازہ میں ازواج مطہرات نے بھی شرکت فرمائی۔ آپ کی تدفین جنت البقیع میں ہوئی۔ بعض لوگوں نے امہات المومنین کے اس فعل پر نکتہ چینی کی۔ اس پر حضرت عائشہ نے کہا ہم پر یہ اعتراض کیا ہے کہ جنازہ مسجد میں سے گزارا گیا حالانکہ رسول اللہ ﷺ نے سہیل بن بیضاء کی نماز جنازہ مسجد کے اندر ہی پڑھی تھی۔ حضرت سعد نے مختلف اوقات میں نو شادیاں کیں اور ان سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو چونتیس بچوں سے نوازا جن میں سترہ لڑکے اور سترہ لڑکیاں تھیں۔

خطبہ جمعہ کے آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مکرم صفدر علی گجر صاحب، مکرمہ عفت نصیر صاحبہ، مکرم عبد الرحیم ساقی صاحب اور مکرم سعید احمد سہگل صاحب کے اوصاف حمیدہ بیان فرمائے اور نماز جمعہ کے بعد ان کی نماز جنازہ غائب بھی پڑھائی۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۔ عِبَادَ اللّٰہِ رحمکم اللّٰہ اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْکُمْ وَادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ۔

Khulasa Khutba Juma Huzoor Anwar (aba) 14TH - AUGUST- 2020

BOOK POST (PRINTED MATTER)

To ....

....

....

....

From : Office Ansarullah Bharat, Aiwan-e-Ansar

Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516, Dt.Gurdaspur, PUNJAB